Lesson 28. Al-Baqarah (Ayaat 222 - 228): Day 97 سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

پھر آگے یہ کہ کوئی بہن حیض کی حالت میں ہے تو قرآن کے الفاظ کو نہیں چھو سکتی۔ اب اگر آپ کے پاس قرآن ہے جس میں عربی الفاظ کے علاوہ کوئی ترجمہ، حاشیہ، یعنی کسی بھی زبان کے کچھ اور الفاظ ہیں تو یہ مصحف نہیں ہے بلکہ ہمارے لئے ایک مددگار کتاب ہے۔ آپ کتاب کو چھو سکتی ہیں۔ قرآن کے عربی الفاظ یعنی اللہ کے کلام کو نہیں چھوئیں گی۔

اگر آپ کے پاس ایسا قرآن ہے جس میں صرف قرآن کے الفاظ یعنی صرف اللہ کا کلام ہے اُس کو آپ حیض کی حالت میں اپنے کھلے ہاتھوں سے نہیں چھو سکیں گی۔ اُس کو دستانے پہن کر یا کسی اور چیز سے پکڑ کر کھول لیں۔ احتیاط کے طور پر ان دنوں میں ترجمے والا قرآن پڑھیں۔

قرآن پر اگر کوئی کور یا غلاف جو مستقل ساتھ سی دیا گیا ہے وہ اُس کا حصّہ بن گیا ہے۔

آگے پھر مرد اور عورت کے خاص جسمانی تعلقات کی بات ہو رہی ہے۔ باقی تعلقات ہو سکتے ہیں۔ یعنی حد کو ٹوٹنے کا ڈر نہ ہو تو مرد کی شہوت کو کسی اور طریقے سے ٹھنڈا کیا جا سکتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اگر آپ نے نماز نہیں پڑھنی تو کیا سب کچھ بالکل بھول جائیں۔ نہیں۔ آپ خاص اہتمام رکھیں۔ بیٹھ کر ذِکر کریں۔ دعائیں مانگیں۔ سُستی اور شیطان سے بچیں۔ کثرت سے دعائیں پڑھیں۔ قرآن سُنیں۔ لیکچرز سُنیں۔ ہر دفعہ اِن دنوں کے بعد کوئی اچھی سی نیّت کریں کہ فلاں نیکی کروں گی۔ کوئی آیت یاد کریں یا کسی کو فائدہ دیں۔

یہاں سے صحابہ کرامؓ کا دوسرا سوال شروع ہو رہا ہے۔ کہ تمہاری بیوی تمھارے لئے صرف شو پیس نہیں ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٢٣﴾ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔

بعض لوگوں نے اَنّٰی ۔جس طرح چاہو جاؤ۔ اس کا ترجمہ صحیح نہیں کیا ہے۔ جہاں سے معنی نہیں ہیں۔ یہاں سے لوگوں نے میاں بیوی کے تعلقات کو ہر غلط اور گندے طریقے سے جائز قرار دیا ہے۔ اس کے معنی 'اورل سکس' بالکل بھی نہیں ہیں۔ قومِ لوط کا فعل بہت بڑا گناہ ہے۔ اپنی بیوی کے ساتھ بھی جائز نہیں ہے۔ جہاں سے اجازت ہے یعنی جو جگہ اس تعلق کے لئے رکھی گئی ہے صرف وہاں سے کیا جائے۔

خود سوچیں کہ ایک فعل پر قومِ لوط کو تباہ و برباد کر دیا گیا تھا آج وہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ آج لوگ قرآن سے حوالے دے کر اپنی مرضی کے معنی اور تفسیر کر کے اس گندے کام کا جائز قرار دے رہے ہیں۔ اَنّٰی۔ جس طرح چاہو۔ یہ معنی ہونگے۔ اللہ کی حدود میں رہ کر۔

آدمؑ اور حواؑ کو یہ تعلق کسی نے نہیں سکھایا تھا۔ اصل بات وہی ہے کہ جب ہم فطرت پر رہتے ہیں۔ تو یہ تعلق صحیح طریقے سے کرتے ہیں۔ لیکن لوگ شیطان کی پیروی کر کے بہت غلط کام کر رہے ہیں۔

خاص طور پر بیسویں صدی کے آخیر میں یعنی نوّے کی دہائی میں یہ مسئلہ کھلنا شروع ہُوا۔ اور اکیسویں صدی کے شروع میں کھلے عام بات ہونے لگی۔

قرآن نے عورت کو کھیتی کہا لیکن اس کا معنی جاگیر ہر گز نہیں ہیں۔ آج کا میڈیا (ٹی وی، اخبار، رسالے۔ سوشل میڈیا) عورت کو چاند کا ٹکڑا، تتلی، پھول کہتے ہیں۔

کھیتی کہہ کر قرآن نے مرد کو ذمّے داری دے دی ہے کہ اس کا خیال رکھنا۔ کسان اور کھیتی کا کیا تعلق ہے؟ کسان کو اپنی کھیتی سے محبت ہوتی ہے۔ کھیت کی قیمت بڑھتی ہے۔ کھیت پُرانا ہو کر قیمت میں بڑھ جاتا ہے۔ عورت قیمتی ہو جاتی ہے۔ بڑھاپے میں تنہائی برداشت نہیں ہوتی۔ جوانی تو مصروفیت میں گُزر ہی جاتی ہے۔ پھر بچّے مصروف ہو جاتے ہیں۔ صرف میاں بیوی ایکدوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔

اسلام ہمیں حقوق دیتا ہے۔ مرد دوسری شادی کر سکتے ہیں۔ اور عورت طلاق کے بعد یا بیوہ ہونے کے بعد شادی کر سکتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اِسے بہت مشکل بنا دیا گیا ہے۔ عورت بہت مشکل سے وقت گزارتی ہے لیکن شادی کا نام نہیں لیتی۔ یا پھر بہت بُرے شوہر کو برداشت کرتی ہے۔

ہمارے لئے یہ نقطہ ہے کہ کسی کی باتیں نہ کریں۔ اگر کوئی شادی کر لے تو اُسے اسلام نے یہ اجازت دی ہے۔ بچّے وقت نہیں دیتے۔ مرد یا عورت کو ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ کے نبیؐ کی سب بیویاں پہلے سے شادی شدہ تھیں۔

لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔ اُن کی زندگی میں مشکلات پیدا نہ کریں۔

مرد عورتوں پر قوّام ہیں۔ کھیت کی یعنی عورت کی حفاظت کریں۔ اُن پر خرچ کریں۔ اُن کی ضروریات پوری کریں۔

کسان اپنے کھیت کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ مرد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اپنی بیوی کو دیکھ کر خوش ہوں دوسروں کی بیوی کی طرف مت دیکھیں۔

مرد اپنے کھیت میں جب چاہے جا سکتا ہے اسی طرح جب چاہے دِن یا رات کو اپنی بیوی سے شرعی تعلق قائم کر سکتا ہے۔ کوئی کسی کسان کو اپنے کھیت میں دیکھ لے تو کچھ بُرا نہیں اسی طرح مرد جب چاہے جہاں چاہے اپنی بیوی کے ساتھ جا سکتا ہے اور وقت گزار سکتا ہے۔ اگر غیر شادی شدہ لڑکا اور لڑکی ہونگے تو ڈر ہو گا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ اور اپنے لئے (نیک عمل) آگے بھیجو۔ یہاں اس سے کیا مراد ہے؟

کسان کو کھیتی سے فصل ملتی ہے اور مرد کو عورت سے اولاد ملتی ہے۔ آگے جا کر ہم پڑھیں گے کہ مرد اپنی عورت کے پاس صرف لذّت کے لئے نہ جائے مقصد حصولِ اولاد بھی ہو۔ یعنی کوئی کسان اپنی کھیتی کو بنجر نہیں کرتا۔ اب اِس میں سارے اولاد کی پیدائش روکنے والے طریقے آجاتے ہیں۔

مرد اپنی عورت سے بچوں کی پیدائش میں وقفہ کروا سکتے ہیں۔ یا بچے کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی پلان تو اللہ ہی کا چلتا ہے۔ لیکن عورت کا آپریشن کروا کے مکمل بند نہیں کروا سکتے۔

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ اور اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔

اعتدال رکھو۔یعنی ہر طرف بیوی میں کھوئے نہ رہو کچھ نیکیاں بھی کریں۔جب اللہ کا حکم آجائے تو حنظلہؓ کی طرح اُٹھ کر میدانِ جنگ میں نکل جاؤ۔

اللہ کے نبیؐ کو سب بیویوں سے محبت تھی لیکن عائشہؓ سے خاص بہت زیادہ محبت تھی۔

آپؐ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھ سے عائشہ کے بارے میں سوال نہ کرنا۔انسان کی فطرت میں ہے کہ ایک انسان اپنے اخلاق اور محبت کی وجہ سے دِل میں گھر کر لیتا ہے۔

اس کے لئے اللہ کے نبیؐ نے کیا طریقہ اختیار کیا کہ جس رات عائشہؓ کی باری ہوتی اللہ کے نبیؐ آدھی رات کے بعد وہ جنّت البقیع میں چلے جاتے۔(اِسی کو بنیاد بنا کر کچھ لوگ 15 شعبان کی رات کو عبادت یا قبروں کی زیارت کے لئے منتخب کرتے ہیں۔اس پر پھر بات کرینگے۔)یہ آپؐ اس لئے کرتے کہ بیوی کی محبت میں اللہ سے غافل نہ ہو جاؤں۔

وَقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ ۔ اور اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔

اولاد کی تربیّت کا بھی خیال رکھو۔اپنے مستقبل کی بھی فکر کرو۔

اَب آپ سوچیں۔کہ جو جملے یا فقرے عورت کے لئے عام طور پر بولے جاتے ہیں اور ایک طرف یہ قرآن کا ایک جملہ،کیا کوئی مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ کو اپنے اوپر فخر ہو رہا ہو گا۔کہ اللہ نے میرے لئے کیا انتظامات کئے۔اس میں خفیہ اشارے ہیں۔

کسان ایک دم جا کر زمین میں بیج نہیں ڈالتا۔ پہلے زمین کو نرم کرتا، پانی دیتا ہے۔ زمین کو تیار کرتا ہے پھر بیج ڈالتا ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ مرد پہلے عورت کو رام کرے، اُس سے پیار محبت کی باتیں کرے پھر آگے کا فعل کرے۔ اَب یہ تو نہیں کہ مرد سے بُو آ رہی ہو۔ یا پھر عورت کی قدر نہ کرے اور صرف اپنی خواہش پورے کرے۔ یہ عورت کے حقوق ہیں۔ یہ کون بتائے گا؟ کیا والدین سکھائیں گے؟

ہم نے ابھی دیکھا کہ قرآن نے عورت کو کیا عزّت دی ہے۔ اَب دوسری طرف دیکھیں کہ اگر چاند کہہ دیا جائے یعنی صرف خوبصورتی اور حُسن دیکھو۔ جو مرضی دیکھ سکتا ہے۔ سب کے لئے عام ہے۔ پھول یا تتلی ہے جو مرضی فائدہ اُٹھالے۔ ہمارا آج کل کا کلچر یہی کچھ دِکھا رہا ہے اور پروموٹ کر رہا ہے۔ ہمارے تو گاؤں کی فلموں میں بھی یہی دِکھایا جاتا ہے۔

آج کی سوسائٹی میں ہم یہی دیکھتے ہیں کہ عورت استعمال کی چیز ہے۔ پھر چار بچّے چھوڑ کر مرد آگے بڑھ جاتا ہے اور عورت بچّے سنبھالتی ہے۔ عورت ناچ گا کر مرد کا دِل خوش کرتی ہے۔ کھیتی والا تو تصوّر ہی نہیں ہے۔ کون اپنا کھیت چھوڑے گا۔ آگے ہم دیکھیں گے کہ اسلام نے نکاح کو کیوں اہم قرار دیا اور طلاق کا کیوں مشکل رکھا۔ نکاح کرنے سے پہلے بھی سوچو۔ باپ اور بھائی سے بات کرو۔

آج کی شادی ہے تو والدین کے بغیر اِس کو آسان کر دیا گیا ہے۔ جو نہی شادی ہوتی ہے ساتھ ہی دھڑکا لگ جاتا ہے کہ نجانے کیا ہو گا؟ لڑکی خود پسند کرتی پھرتی ہے۔ کثرت سے منگنیاں اور شادیاں ٹوٹ رہی ہیں۔ یہاں پھر اللہ سے خوف کی بات آ رہی ہے۔

اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت سنا دو۔ یہ کونسے مومنین ہیں؟ نماز روزے والے؟

نہیں۔ اپنی بیوی کا خیال رکھنے والے۔ ڈاکٹر فضل الٰہی نے یہ حدیث بیان فرمائی؛

کہ اپنی بیٹیوں کے نکاح متّقیوں سے کرو۔ تقویٰ والوں سے۔

اگر چاؤ چونچلے اور لاڈ نہیں کرے گا تو کم از کم ظلم نہیں کرے گا۔ خطبۂ نکاح میں دو دفعہ تقویٰ کا ذِکر ہے۔ ایک تقویٰ ہے نماز روزے والا اور تقویٰ ہے معاملات والا۔ یہاں معاملات والے تقویٰ کا ذِکر ہے کہ اللہ حساب لے گا۔

انسانی رشتوں کا حساب کتاب۔ جو اِن معاملات میں سُرخرو ہو گیا اَصل میں وہی کامیاب ہے۔

کس طرح اللہ نے انسانی معاملات میں حدود و قیود کا خیال رکھنے کا حکم دے کر ہمارے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ اللہ کو ہم سے بہت پیار ہے۔ وہ ہمارا خیال رکھتا ہے۔ اللہ کے حکم مان کر ہی ہماری زندگی میں سکون ہے۔ آپ خود اپنے گھروں میں دیکھ لیں کہ پہلے گھر اچھے بستے تھے اور کیسے سب لوگ مل جل کر ایکدوسرے کا جوڑ کر رکھتے تھے۔ جب تک اللہ کا خوف نہیں ہو گا رشتے بس نہیں سکتے۔ رشتے چل نہیں سکتے۔

آج کل خود دیکھ لیں کہ آپ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کہ ہمیں مجبور کر رہے ہیں۔

آج ہم نے اپنے آپ کو خود بہت مصروف کیا ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے کیسے اپنی زندگی گُزاری۔ سیرتؐ پڑھ کر دیکھیں۔ اپنے آپ کو فکریں ڈالی ہوئیں ہیں۔ ہم خود داماد کو خراب کرتے ہیں۔

نہ زیادہ سر پر چڑھائیں۔ عورت کی عزّت کریں۔ اپنی بیٹی کی عزّت کروائیں۔

اللہ بے جوڑ رشتوں سے بچائے۔ آمین

یہاں تک رشتے قائم ہونے اور بنانے کی بات تھی۔ آگے رشتے ٹوٹنے کی بات ہے۔

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

اور خدا (کے نام کو) اس بات کا حیلہ نہ بنانا کہ (اس کی) قسمیں کھا کھا کر سلوک کرنے اور پرہیز گاری کرنے اور لوگوں میں صلح و سازگاری کرانے سے رک جاؤ۔ اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

لفظ اللہ پر زبر ہے اس لئے کہیں گے اللہ کو۔ لا پہلے آیا ہے۔ اب آگے یہ سب کے ساتھ آئے گی۔

بعض اوقات عرب جاہلیت کے دور میں اللہ کی قسم کھاتے کہ اب تو قسم کھالی کہ آئندہ فلاں نیکی کا کام نہیں کریں گے۔ تو اس کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں ابھی تو عام قسم کھانے کی بات ہو رہی ہے کہ نیکی کے کام سے رُکنا نہیں چاہیے لیکن خاص طور پر اللہ کے نام کی قسم کھا کر تو بالکل بھی نہیں۔

زبان اور عمل سے قسم کھالیتے تھے۔ مثال میں قسم کھاتی ہوں کہ کسی کا رشتہ نہیں کرواؤں گی۔

اگر کوئی ہم میں سے بھی اس طرح کی قسم کھا چکا ہے تو اُس کا کفّارہ ادا کر دیں۔ دس مسکینوں کو کھانا کھلا دیں یا تین روزے رکھ لیں یا ایک غلام آزاد کر دیں۔

زیادہ قسمیں نہ کھائیں۔ حدیث ؐ ہے کہ قسم کھاؤ تو سچّی کھاؤ ورنہ خاموش رہو۔

ایک دفعہ ابو بکرؓ کسی مسکین کی مدد کرتے تھے لیکن وہ اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی۔ ابو بکرؓ کو بہت دُکھ ہُوا، انہوں نے قسم کھالی کہ اُس کی مدد نہیں کرینگے اور صدقہ روک دیا۔ پھر اللہ کی آیات نازل ہوئیں کہ کیا تم چاہتے ہو اللہ تمہیں معاف کر دے۔ تو پھر آپؐ بھی اُن کو معاف کر دیں۔ ابو بکرؓ نے بھی معاف کر دیا اور دوبارہ سے کفالت کرنے لگے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ خدا تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہ کرے گا۔ لیکن جو قسمیں تم قصد دلی سے کھاؤ گے ان پر مواخذہ کرے گا۔ اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔

دوسری بات پھر آتی ہے کہ فضول قسم یا بے معنی قسم، یا تکیہ کلام، بات بات پر قسم جس میں اِرادہ نہ ہو۔ اُس پر اللہ پکڑ نہیں کرے گا۔

عرب لوگ ایسے کہتے ہیں واللہ۔ یا ہم عام کہتے ہیں I swear, یا قسم سے یہ ہُوا۔ اس کو عادت نہیں بنانا چاہیئے۔ قسم کی قسمیں؛

1. عادتاً قسم: یعنی بغیر ارادے کے۔ اس میں معافی ہے۔ پکڑ نہیں ہو گی
2. ارادہ کی قسم: گناہ اور نافرمانی کی قسم نہیں کھانی چاہیئے۔ اِس کو توڑ دیں اور کفّارہ دیں۔
3. جھوٹی قسم: قسم کھاتے وقت ہی پورا کرنے کی نیّت نہیں تھی۔ کبیرہ گناہ ہے۔ یہ گناہ میں ڈوبی قسم ہے۔ کوئی کفّارہ نہیں صرف توبہ کرنی چاہیئے۔ اللہ سے معافی مانگیں۔

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٢٧﴾

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھالیں ان کو چار مہینے تک انتظار کرنا چاہیئے۔ اگر (اس عرصے میں قسم سے) رجوع کرلیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿٢٢٦﴾ اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بھی خدا سنتا (اور) جانتا ہے۔

یہ آیاتِ ایلاء ہیں۔ شوہر کا قسم کھا کر بیوی سے تعلق توڑنا۔ نکاح ایک قانونی رشتہ ہونے کے ساتھ ایک قلبی رشتہ بھی ہے۔ کبھی بدمزگی بھی ہو جاتی ہے۔ عرب معاشرے میں کبھی غصّے میں اللہ کو گواہ بنا کر قسم کھالیتے۔ بیوی کو چھوڑ دیتے۔ بیوی کو درمیان میں لٹکتا چھوڑ دیتے۔ اور اس طرح کئی کئی دفعہ کرتے۔ یہاں اِن آیات میں بتادیا کہ چار مہینے کی مُدّت مقرر کر دی گئی ہے۔

ایسا شوہر یا تو بیوی سے رجوع کرے گا یا پھر طلاق دے۔ عورت کو اجازت ہے کہ عدالت میں جا کر خلع لے سکتی ہے۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اگر کوئی فیصلہ نہ کرے تو اُس کو قید کر دیا جائے گا۔

اگر کوئی ویسے ہی کہہ دے جاؤ تم سے نہیں بولتا تو پھر یہ احکام نہیں ہیں۔ اگر شوہر نے قسم کھائی تھی تو پھر یہ حکم ہے کہ چار مہینے کے اندر رجوع کرے۔

ایک دفعہ عمرؓ نے شہر کے گشت کے دوران ایک عورت کے اشعار سُنے جو وہ اپنے شوہر کی جدائی میں پڑھ رہی تھی۔ عمرؓ نے گھر آکر اپنی بیٹی اُمّ المومنین حفصہؓ سے پوچھا کہ شرع میں بات کھل کر کرنی چاہئے ایک عورت اپنے شوہر سے کتنی دیر دُور رہ سکتی ہے۔ انہوں نے فرمایا چار مہینے۔

اگلے دِن عمرؓ نے قانون بنادیا کہ کوئی فوجی اور سپاہی چار مہینے سے زیادہ گھر سے دُور نہ رہے۔ اپنی بیوی کے پاس چھٹی لے کر واپس آئے۔

آپ سب کے لئے نصیحت ہے کہ بیٹی عزّت سے دیں۔ عورت کا گھر شوہر سے ہوتا ہے۔ جوائنٹ فیملی سسٹم بہترین ہے۔ لیکن اگر حقوق کی حفاظت کی جائے۔ بعض اوقات ہمارے گھروں یں مرد باہر کمانے جاتے ہیں اور لڑکی سارے خاندان کی خدمت کرتی ہے۔ گھر میں لڑکی کا کوئی محرم بھی نہیں ہوتا۔ مرد عورت ایک دوسرے کے ساتھ بن کر رہیں۔

حدیثؐ کو یاد رکھیں کہ نہ تم کسی کو ستاؤ نہ تمہیں کوئی ستائے۔

اللہ کی صفات کو بھی دیکھ لیں کہ اللہ معاف کرنے والا ہے۔ اب طلاق کی بات شروع ہوتی ہے۔

یہ بہت دُکھی موضوع ہے۔ اس کی سی ڈی بنا کر لوگوں کو دیں۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

اور طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنی تئیں روکے رہیں۔ اور اگر وہ خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کا جائز نہیں کہ خدا نے جو کچھ ان کے شکم میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں۔ اور ان کے خاوند اگر پھر موافقت چاہیں تو اس (مدت) میں وہ ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار

ہیں۔ اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ اور خدا غالب (اور) صاحب حکمت ہے﴿۲۲۸﴾

طلاق کے بعد عدّت کے مسائل: ایک پیریڈ سے تیسرے پیریڈ تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ یعنی تین مہینے تک شادی نہیں کر سکتیں۔ اگر وہ پریگنینٹ ہو جائیں اُن کو حمل ٹھہر جائے تو بتا دیں۔

بیوہ کی عدّت مختلف ہے۔

یہ اِنتظار اس لئے کہ اگر بچّہ ہو جائے تو پتا چل جائے۔ اور سوچنے کا وقت بھی مل جائے۔ غصّہ ٹھنڈا ہو جائے۔ شائد صلح ہو جائے اور گھر بس جائے۔ شائد اسی مرد کے ساتھ نباہ ہو جائے۔ رجوع کر لو۔ اصلاح کی نیّت ہو۔ عورتوں کو بھی حقوق حاصل ہیں۔

مردوں کا ایک درجہ اوپر ہے۔ مرد طلاق دے سکتا ہے۔ عورت طلاق لے سکتی ہے۔ عورت جذباتی ہوتی ہیں۔ شائد زیادہ طلاقیں ہوتیں۔ مرد گھر بناتا ہے۔ اسلام میں مرد کی ذمّے داری ہے۔

کل اس موضوع پر تفصیل سے بات ہو گی۔ شادی کرنے والے جوڑے کو یہ تمام معلومات ہونی چاہئے۔